© rasailojaraid.com

قطعہ سال رحلت

استاذ العلماء، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق بانی و مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

حافظ محمد ابراہیم فانی، مدرس دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

ماجرا کیا ہو گیا یہ یا الٰہ العالمین
کیا یہ سنتا ہوں مجھے اب بھی نہیں آتا یقیں

اک صفِ ماتم بچھی ہے اِس محیطِ ارض پر
"آسماں را حق بود گر خوں ببارد بر زمیں"

کس قدر اُلجھی ہوئی ہے وا دریغا زلفِ شام
صبح کے چہرے پہ اللہ نور کا غازہ نہیں

گلستانِ دہر پر گویا چلی بادِ سموم
اور بزم کہکشاں ہے دیکھ پژمردہ جبیں

قلزم حسرت میں ڈوبی ہے یہ ساری کائنات
نالہ ریز و نوحہ زن ہے حسرتا چرخِ بریں

شق گریبانِ جگر ہے دامنِ دل تار تار
ہر طرف ہے شور گریہ ہر نفس اندوہ گیں

عالمِ اسلام ہے ماتم کناں با خونِ دل
اُف قیامت اِک بپا ہے آج بر روئے زمیں

دیکھتا ہوں میں یہاں ہر شے ہے معروفِ بکا
داستانِ دردِ دل کیسے سناؤں ہم نشیں

آج اس دنیا سے وہ عیسیٰ نفس رخصت ہوا
ذات جس کی تھی فدائے ذاتِ ختم المرسلیں

کر گیا وقفِ یتیمی آہ یہ دار الحدیث
زخمِ دل کا ہو مداوا یہ تو ممکن ہی نہیں

آپ پر تنہا نہیں ٹوٹا یہ کوہِ دردِ غم
ہائے مولانا سمیع الحق مدیر بہتریں

کون ہو گا ملتِ بیضا کا ایسا حدی خواں
ہو گئے اب بے سہارا مصطفےٰ کے جانشیں

ہاتفِ غیبی نے مجھ سے یوں کہا سالِ وفات
رُو رہا ہے جن پہ تو با خونِ جاں قلبِ حزیں

مل گیا ان کو "مکانِ" اعلیٰ "بجنت" مرحبا
آ گئی آوازِ حق یوں "فادخلوھا خالدین"

۱۴۵۵ ۱۴۲۲

ہم نشینِ رحمتِ یزداں ہے روحِ پاک او
یہ دلِ ویراں ہے فانیؔ ان کی یادوں کا امیں

© rasailojaraid.com